



سوال

(493) عورت کا اپنی سوکن کی طلاق کی شرط لگانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب عورت جلتے ہوئے یا لاعلمی میں اپنی سوکن کی طلاق کی شرط لگائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سائل کا یہ کہنا: جب عورت اپنی سوکن کی طلاق کی شرط لگائے تو یہ شرط صحیح ہے یہ الیٰ الخطاب کا قول ہے دوسرا قول یہ ہے کہ یہ شرط صحیح نہیں یہ تقی الدین کا مختار مذہب ہے یہی صحیح مؤقف ہے کہ عورت کو یہ شرط لگانا جائز نہیں ہے اگر وہ یہ شرط لگائے تو یہ شرط لغو ہوگی کیونکہ حدیث میں ہے۔

«كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ» [1]

"ہر وہ شرط جو کتاب اللہ میں نہ ہو وہ باطل ہے۔"

ایک دوسری حدیث میں ہے۔

"لا تسأل المرأة طلاق أختها لتستفرغ صحفتها" [2]

"عورت اپنی مسلمان بہن کے برتن سے سپنے برتن میں انڈیلنے کے لیے اس کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے۔"

پس جب عورت نے مرد پر شرط لگادی اور مرد اس پر صبر کرتے ہوئے خاموش رہا اور اس عورت کی شادی اس مرد کے ساتھ بس اسی شرط پر کی گئی اور اگر اس کو علم ہو کہ بلاشبہ وہ جب شادی پر راضی ہوگی تو اس کے پاس باقی رہے گی اور وہ اس کی حرمت سے بھی آگاہ ہے تو اس کی یہ شرط لغو ہے پس بلاشبہ عورت اس جگہ جب علم رکھے اور نافرمانی کرے تو اس کو سزا کے طور پر کچھ نہ دیا جائے اور اگر وہ ناواقف ہو تو وہ نکاح فسخ کرنے کی مالک ہوگی کیونکہ مرد نے اس کو وہ کچھ نہیں دیا۔ جس پر عورت نے اس سے عقد کیا تھا۔ (محمد بن ابراہیم)

[1] - صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (3451)

[2] - صحیح مسلم رقم الحدیث (1408)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 438

محدث فتویٰ